



## سوال

(568) فرض نماز کے دوران میت سلمتے رکھنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم ایک ایسی بستی میں رہے ہیں جہاں کے لوگ ایک عرصہ سے سنت نبوی پر عمل پیراہیں۔ اس بستی میں عمل بالسنہ کی پابندی اللہ کے فضل سے ہمارے بزرگوں کی کوششوں سے ہوتی۔ میں بھی ان میں سے بعض کے ساتھ رہا ہوں تو اللہ نے مجھے بھی ہدایت، بخشی کہ میں دینی تعلیمات پر عمل کرنے لگا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس بستی میں سنت پر عمل ہوتا ہے اور یہ عمل بھی اس کا احسان ہے کہ اس کام کو جاری کرنے کی اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دے ہے۔ چنانچہ میں حسب توفیق دی دعوت و تبلیغ کا کام کرتا ہوں اور میں ۱۹۸۶ء سے اسی بستی میں نماز پڑھاتا ہوں۔ مصر کے حالیہ واقفات کے بعد وزارت اوقات نے ہمارے گاؤں کی مسجد میں ایک خطیب بھیج دیا اس خطیب نے پہلے تو یہی کیا میں اسی طریقے پر کاربند ہوں گا جس پر آپ عمل پیراہیں۔ لیکن جب مسجد میں اس کے قدم جمگئے تو اس نے کہا: ہم چلتے ہیں کہ جمعہ کی نماز سے پہلے مسجد میں ریڈیلو کھیں اور اس سے تلاوت سنیں، جس طرح مصر کی دیگر مساجد میں رواج ہے اور ظاہر ہے کہ شیطان کے پیر و کار توبت ہوتے ہیں، انہوں نے اس کی تائید کیا اور واقعی نماز سے پہلے لاڈ پسیکر پر ریڈیلو لگادیا۔ میں سے انہیں اس کام سے منع کرنے کی کوشش کی اور دلائل سے انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ جہاں لوگ نماز پڑھ رہے ہوں وہاں بلند آواز سے تلاوت کرنا جائز نہیں اور یہ کام سنت کو ختم کر کے بدعت جاری کرنے کے مترادف ہے۔ اس نے کہا:۔ اگر منع ہے تو مصر کی دوسری مسجدوں میں کیوں ہوتا ہے؟ پھر بدعتوں کا معاملہ یہاں تک پہنچ یا کہ انہوں نے جمعہ کے دن نمازوں کے سلمتے چارپائی پر میت رکھی اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے دوران میت ہمارے سلمتے رہی، پھر ہم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی میں نے جمعہ سے پہلے اس کام سے منع کرنے کی کوشش کی، کیونکہ یہ کام شریعت کے مطابق نہیں، لیکن اس نے ملتنے سے انکار کر دیا اور کہا: ”یہ امام مالک کی رائے ہے اور یہ عبرت کے لیے ہے۔“ میں نے کہا: امام مالک اکے زدیک تو نماز جنازہ مسجد میں ادا کرنا ویسے ہی جائز نہیں۔ لیکن وہ اپنی رائے پر قائم رہا اور میری رائے تسلیم نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس امام کے آنے سے بستی میں بدعتوں کا دروازہ کھل گیا ہے اور ابھی معلوم نہیں کتنی بدعتیں سلمتے آئیں گی، تواب میں کیا کروں؟ گاؤں میں ایسا افراد بھی موجود ہیں جو سنت پر عمل کرنا اور بدعت سے بچنا چلتے ہیں، لیکن پورے گاؤں میں کوئی اور کوئی مسجد بھی نہیں ہے۔ تو کیا میں گاؤں پھر چھوٹ جاؤں اور سکندریہ کے شہر کی کسی مسجد میں نماز پڑھا کروں جہاں لوگ سنت پر قائم ہوں؟ اگر میں ایسا کروں گا تو یہاں بدعتوں میں اور اضافہ ہو گا۔ بعض افراد لیے ہیں جو سنت پر عمل کرنا چلتے ہیں۔ لیکن وہ سفر کر کے سنت پر عمل کرنے والے والوں کی کسی مسجد میں نہیں جاسکتے۔ کیونکہ دیہات میں اس قسم کے افراد کم ہیں۔

## الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

ا۔ محمد کے دن میں مسجد میں امام کے آنے سے پہلی ملین بندہ آواز سے قرآن مجید نشر کرنے کے لیے ریڈیلوں وغیرہ رکھنا جائز نہیں۔



محدث فتویٰ

۲۔ علماء کے دو قول میں سے راجح قول یہی ہے کہ مسجد میں جنازہ کی نمازاً ادا کرنا بائز ہے کیونکہ اس کے ہواز کی دلیل موجود ہے۔ لیکن فرض نمازاً ادا کرتے ہوئے میت ان کے سامنے نہیں رکھی جانی چاہئے۔ سلام پھر نے کے بعد نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے میت سامنے قبہ کی طرف رکھی جائے۔

۳۔ مذکورہ بالا غلطیوں کی وجہ سے آپ اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا ترک نہ کریں بلکہ اسے مسلسل نصیحت کرتے رہیں اور دلائل کے ساتھ سنت واضح کرتے رہیں۔ حکمت، لمحے انداز سے نصیحت اور بہترین انداز سے بحث مباحثہ کا اصول پش نظر رکھیں۔ امید ہے اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب فرمادے گا اور آپ کی دعا قبول فرمائے گا۔

هذا عندی والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ دارالسلام

1ج

محمد فتویٰ